رجسٹرڈ نمبر اے ۹۰۳

REGISTERED No. A 703



M.B.KHAN ARTIST OODAWAN LUCKNOW

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

دو سو سال کے تجربہ شدہ اکسیروں کی بنائی ہوئی کتاب مجربات حکیمی
ذیابیطس، مرض قلب، گردے، اور دیگر امراض کی ہر ایک بیماری کا صحیح
نہایت ہی عمدہ کیا گیا ہے تاکہ ہر شخص آسانی سے اور گھر بیٹھے ہی
نواسے خود علاج میں سیکڑوں روپیہ کا خرچ بچا سکیں
اور وہ سب نسخے درج ہیں جو ڈاکٹروں نے بیان کیے ہیں اور مجرب ہیں
نادر نسخے و ادویات ہیں۔ قیمت فی کتاب ایک روپیہ علاوہ محصول
خصوصاً رسالہ صاحب نسخہ شریف اور دوا خانہ کا سب سامان
یہاں سے طلب کیجئے دفتر دواخانہ صحت تازی سلامت بھیجا جاوے
المشتہر منیجر دفتر دواخانہ حکمت علی گڈھ شہر (یوپی)

گورنمنٹ رجسٹرڈ ہائیڈرو پیتھک انسٹی ٹیوٹ میرٹھ میں
طب یونانی، بایوکیمک، ہومیوپیتھک، ہائیڈرو پیتھک کی
تعلیم اور سرٹیفکیٹ دیے جاتے ہیں۔ یورپین اور ہندوستانی
قابل اور تجربہ کار پروفیسر تعلیم دیتے ہیں۔ بورڈنگ
لائبریری کلب وغیرہ کا انتظام عمدہ ہے۔ علوم مذکورہ
سے واقف اصحاب بسہولت امتحان دے کر سرٹیفکیٹ حاصل
کرتے ہیں۔ ۲/ کا ٹکٹ بھیج کر بذریعہ پرنسپل

ہائیڈرو پیتھک انسٹی ٹیوٹ میرٹھ سے

پراسپکٹس طلب کیجیے

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

چھپ گیا!

یہ پر ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع
ہوتا رہا ہے اسکے صفحات بطور فائل علیحدہ بھی مرتب
کیے گئے ہیں۔ ابتداے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات
اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل ملاحظہ
کیا ہوگا لیکن ماہی اور شش ماہی خریدار اودھ پنچ
قصہ کی ابتداء سے ناواقف ہوں گے۔ یہ مرتب
نسخہ ان کے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔
قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائی کورٹ الہ آباد
کے کارنامہ خلائق صفات یہ وہ نادر تصنیفات ہیں
جنھوں نے اردو زبان کو علمی زبان بنا دیا ہے ملک
کے ہر ایک بچہ کو پڑھایا جائے اور سلام کا آدمی بنایئے
اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قدر و قیمت بڑھ جائے۔
علم الاخلاق مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی
اردو یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیم میں شامل تھی
مجلد قیمت مع محصول ڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
افراد کا سبہ۔ ہر شیعہ اور سنی کے مطالعہ کی چیز ہے۔ اردو عہ
المدین بالعہد الکون یعنی موازنہ مذہب و سائنس اردو عہ
امور عامہ۔ عربی فلسفۂ عقلی کا کارآمد متن ہے عہ
زائد خریداروں کو کمیشن معقول دیا جائے گا۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فرح طلا

کمی۔ کمزوری اور کسر رہی قوت کے لیے فرح بخش ہے اور ایسی
قوت پیدا کرتا ہے۔ خوشبودار اور ملذذ بھی ہے
تندرست اور معمولی مریضوں کے لیے عجیب تماشا
اسکے لگانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ اور
روزانہ کی کیفیت خاص محسوس ہوتی ہے قیمت پانچ روپیہ
(صہ) نمونہ کا بکس صرف عہ مع محصول ڈاک۔

مارل اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۸۹۳
رنگون ملک برہما

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجب لطف ہے نہ ہے اور شاعری کی شاعرانہ استادی
کے فائدہ بھی اٹھایئے قیمت فی جلد ۱۰/ ٹکٹ بھیج کر
وی پی اور منی آرڈر محصول ہے
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سدھا سندھو

بلا نوبہار کی دوا

کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ درد۔ شول۔ سنگرہنی۔ قے اور پیٹ کا درد
قے وغیرہ۔ مستان بچوں کے ہر ایک درد سے دور ہو جاتی ہے
وغیرہ مرض کی ایک بہترین دوا ہے جس کے صرف چند قطرے پانی
میں ڈال کر پی لینے سے ایک ہی خوراک میں فائدہ ہوتا ہے
قیمت فی شیشی ۸/ ۔ محصول ڈاک ۔ ایک ساتھ تین شیشی
۳ روپیہ۔ ڈاکٹر وید حکیم اور عطاروں کو فہرست مفت ملے گی۔

دور روح کیسری یعنی داد کی دوا

داد کھجلی اور تکلیف کے دور کرنے میں مجرب ہے تمام
کرنے والی ہے ایک دوا ہے قیمت فی شیشی ۱۰/ تین شیشی
ایک ساتھ منگانے سے ۳/ کی بچت ہوتی ہے۔

بال سدھا

گرنا اور سفید ہونا بند۔ اگر بیماری سے بال گر جاتے ہوں تو
اور سفید ہونا بھی بند۔ دوا کو منگا کر لگایئے۔
بڑی فہرست منگانے پر ہر ایک کو مفت ملے گی۔ ہر شہر میں
ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پتہ :- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

معجز نما حمائل مترجم مع تفسیر اردو

نمونہ مفت روانہ ہوگا

مترجم حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی
حاشیہ پر جملہ احکام و مسائل قرآن وقصص اول و آخرین
کی تفسیر جو تازہ ترین اول نمبر سفید کاغذ پر چھپکر تیار ہو گئی ہے
شروع میں رسول کریم و صحابہ کرام کی کامل سوانح عمری
و بزرگان نقشبندیہ، سہروردیہ، چشتیہ اور قادریہ کے حالات
معانی قرآن و تعویذات و فضائل قرآن۔ ہدیہ جلد پانچ روپیہ
اول نمبر چرمی جلد ع محصول ڈاک چھ روپیہ نو آنے ہیں
ایک ۲/ آنے پر حمائل و قرآن شریف خورد اور
کلاں کے نمونے مفت روانہ ہوں گے

ملنے کا پتہ

نور محمد کارخانہ تجارت کتب کشمیری بازار لاہور

جلد ۹ نمبر ۹

مضامین غیر

مورخہ ۲۹ فروری ۱۹۲۴ء

فریب وہم

قدیم اہل یونان کا وہم نہایت قوی تھا (معلوم نہیں کہ اب بھی ہے یا نہیں!) انکے وہم نے ہر شے اور ہر مقام کا ایک علیحدہ دیوتا تجویز کیا - اب ان عقائد کے لوگ یونان میں عنقا ہیں - عیسویت نے قدیم عقیدے کے لوگ نمائش میں جگہ پانے کے واسطے بھی باقی نہ چھوڑے - اس مضمون کو انگریزی میں ایک شاعر نے نظم کیا تھا - ہمارے ایک فلسفی علامہ نے ارتجالاً اُس نظم کے بعض مطالب اُردو میں تحریر فرمائے ہیں - ترجمہ ہو تو ایسا ہو -

وہ مطلع صاف وہ گرمی کے دن وہ دھوپ کا جوبن
شجر کے سایہ میں اک جا کہیں بیٹھا اگر دم بھر
وہ صحرا کی ہر اک شے سے طبیعت اپنی بہلاتا
ہوا گر کسل مندی سے ذرا غافل تو وہ بھی
وہ گاتا اُسکے گانے سے کہیں دلکش کہیں بہتر
توہم نے بیاں اک اور ہی روداد کی پیدا
کہ اک شکل حسین تابندہ رتھ پر جلوہ آرا ہے
اسی کی لے ہر اک شے کے رگ و پے میں سمائی ہے

اسی عالم میں تنہا کوئی چرواہا تھکا ماندا
پڑا ہے سرو کے جھرمٹ گیاہ نرم کا بستر
تھکن کے دور کرنے کو وہ چپکے چپکے کچھ گاتا
یکایک دور سے الحان اک اُسکے کان میں آئی
تو بھولا اپنا راگ اور اُس نوا پر دل ہوا مضطر
کہ خورشید ضیا پرور کو وہ اک دیوتا سمجھا
عجب زنّار سے سونے کی شہنائی بجاتا ہے
اسی آواز سے ہر تن میں گویا جان آئی ہے

کہیں یا کوئی ماہی گیر پچھلی رات سے اٹھ کر
کوئی ندی اُترتا ہو کسی صحرا سے جاتا ہو
یہ جنگل تھا وہ میداں ہے وہ دنیا تھی یہ دنیا ہے
ہوائیں ٹھنڈی ٹھنڈی چاندنی تاروں کی سی کی
بھری ہو نیند آنکھوں میں پلکیں یوں جیسے متوالا
گردوں ہو تماشائے ہجوم ماہ و انجم ہو
ابھی تارے چھپے ہیں جس طرف گیسوئے یار کا
تماشہ سب کچھ جلوہ میں جیسے گرما ہ ہوں تارے
نرالی ہی کی پوشاکیں ہے رات کا جلسا
گلے ہو نور کے وہ انکے گانے کی ادا دلکش

چلا ہے سوئے دریا کے اپنا جال کاندھے پہ
کہیں بیٹھ گیا اور دو کا کسی جا پر تھکا تا ہو
اندھیرا گھپ یہاں گھاٹی میں ہے اور وہاں اُجالا ہے
وہ کم کم روشنی اُس وقت کی کچھ اُسکے مطلب کی
یکایک آنکھ پڑ جائے جو سوئے عالم بالا
وہیں بس عقل گم ہو اور یوں حسرت تو ہم ہو
وہیں اک سماں تھا دیوی کا ان کا تخت جنگل میں
ہر اک کا ان میں وہ عالم کہ صدقے ہوں حسین سارے
تعشق سب کے گانے بجانے کا بھی ہے جرچا
وہ دو شیزہ سرودوں میں گروہ پاکوں کی صدا دلکش

دریا کوئی مسافر جانب منزل روانہ ہو
وہ غربت وہ تھکن وہ بیکسی وہ آبلہ پائی
وہ تنہائی کا عالم اور وہ وحشت فزا وادی
وہاں دوش پہ رخت سفر پیاسا وہ مضطر ہو
وہ گرمی راستہ چلنے کی اور وہ پیاس کا عالم
یکایک طالع برگشتہ جو کچھ راہ پر آئے
تلاش آب میں بیتاب ہو کے اُس طرف جائے
درختوں کے قریں چشمہ کوئی وہ ناگہاں دیکھے
اسی چشمہ سے تھوڑی دور اک بستی نظر آئے
نہ پانی کام کر جائے نہ خراب نشہ آور کا
گھڑی بھر دن رہے کا وہ ساں جنگل کی ہر گز
وہ سبزے پر ہر اک سو لالۂ احمر کھلا جیسے
لگے دل میں عجب کیفیت آب و ہوا سے اب
دل پُر سرور ممنون عنایات سماوی ہو
تصور کو تلاش منعم اصلی کا دھوکا دے
پہاڑی پر وہ دیکھو سامنے مسجع ہے پریوں کا
اسی نواسے چاروں طرف فیض جاری ہے

بہت دن گرم ہو تھکا ہارا گیا ہو وہ جا
وہ شوق منزل مقصود اور وہ ناشکیبائی
دکھائی تک نہیں دیتی جہاں کو ہوں تک آبادی
وہ فرماندگی سے دو قدم چلنا بھی دو بھر ہو
پہاڑوں کے وہ کالے کوس پیاس کا عالم
درختوں کا ذخیرہ دور سے اسکو نظر آئے
حصول مدعا ہو قالب بیجان میں جان آئے
جسے آب بقا کہتے ہیں وہ آب رواں دیکھے
پئے پانی باطمینان دم بھر وہ ٹھہر جائے
درختوں کی ہوا دے لطف دل جان شیر کا
وہ سورج کا طلائی رنگ زرد دھوپ کی زردی
یہ فرش مخمل سبز اور وہ بوٹے سرخ ریشم کے
وہی جنگل جو تھا وحشت فزا جنت فزا ہے اب
جو اس عالم میں اک ہم اسکے عقل و دل پہ حاوی ہو
جلوس نازنیاں و جس کا تماشا اُسکو دکھلا دے
وہیں پانی کا اک ہے حوض اور اُس میں ہے فوارہ
وہ فوارہ نہیں گویا رگ ابر بہاری ہے

وہ پانی منبع شادابی کوہ و بیاباں ہے
وہ پانی منبع سیرابی ہر باغ و بستاں ہے

پنچ مل خدا - خدا مل پنچ

پیار کی آنکھ

یعنی

عشق بازی بسیار کردست و کند

زمانۂ جاہلیت کے شاعر امرء القیس کی آنکھوں پر عشق کی عینک چڑھی ہوئی تھی جبھی تو ضبح دعفراۃ کے ریگستان میں اُس نے ایک سودا ریگ پر ہرن کی مینگنیاں دیکھیں تو سمجھا کہ کالی مرچیں پڑی ہوئی ہیں - نسیم الصبا میں قرنفل دو لونگ کی خوشبو محسوس ہوئی - زیادہ تفحص کرتا تو شتر کی لید میں بڑی الائچی بھی مل جاتی اور گرم سائے کی چھایا میں پھر کسی شے کی کمی نہ رہتی -

کیا کیا جائے - یہ عشق ہے! عشق!! محبت اندھی ہوتی ہے - حکیموں نے کہا ہے "العشق عمی الحواس عن ادراک [illegible]" یہ دشمن کی آنکھ نہیں ہے کہ "

عیب نماید ہنرش در نظر

ایک مکان کی نسبت مشہور تھا کہ جو کوئی لاولد انسان اس میں رہتا ہے صبح کو اُسکی لاش نکلتی ہے - ایک میاں اپنی جورو سے لڑے اور جان دینے کے ارادہ سے

اور اس رعب وداب کے باوجود آنکھوں میں اس قیامت کی موہنی ہے کہ توبہ۔ زبان میں وہ تیزی جادو کہ بیک جنبش لب خلقت کو داد تحسین پر مجبور ہو جاتی ہے۔ چہرہ کا وقار اور دبدبہ دیکھ کے مجھکو امام علی اور دیگر صحابہ کی شان یاد آگئی۔

حاشیہ ۹۔ ہاں میاں عشق ہے! عشق!!
عشق است کہ دارد ہمہ جا دست ہے

گر دست گزد آسمان نیز بسے
ایں خس بہار زیست بر رخ عراق
ناخن بدل سپہر زد حسن کسے

عشق کی نیرنگیاں عرب کی تاریخ یاد کرا دیں چاہے فلسفہ کی خاک چھنوا دیں۔ یا زمانہ کو الٹے پیروں چلا کے حضرت علی کے دربار میں پہونچائیں کہ حضرت علی نے یہ کبھی نہیں کیا کہ ان مسلمانوں کو جنکے مقابلہ میں داعیہ خلافت تھا غیروں سے مشغول جنگ دیکھ کے تخت خلافت پر قبضہ کر لیتے یا تلوار کھینچ کے سر اڑا دیتے۔ یا غیروں کے آگے ہاتھ پھیلاتے کہ جائیے تمہیں اپنے گورے یار کی قسم اپنے ہاتھ پاؤں کا صدقہ اپنے بال بچوں کی خیرات ہمیں خلیفہ بنوا دو ان میں عاشق پروری کا مادہ بھی نہ تھا ابن سبا نے ازراہ عشق سے ان کو "خدا" کہا تو سر حد شرعی جاری کر دی۔ صاحبزادے نے اگر عشق و عاشقی کے پھیر میں پڑ کے خاندانی روش کو چھوڑا تو ہم لوگ جو ایک ہی دینہ کے عاشق ہیں انکے مداح نہیں ہو سکتے آپ عشق کے عاشق صادق مذہبی مناظرت کی بنا پر آپ اسکی پرواہ نہ فرمائیے کہ:۔

اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی

آپ یہی کہے جائیے کہ عشق ہے! عشق!! ۔

گرچہ بدنامی ست نزد عاقلاں
مانمی خواہیم ننگ و نام را

ایک بات ازراہ خیرخواہی کہتے ہیں ہمیشہ یاد رکھیے کہ بقول آپ کے یہ امام علی کا بچہ ہے ایسا نہ ہو کہ دے آبائی روش یاد آجائے۔ ایک آئینہ سامنے رکھ دیجیے تاکہ خود نمائیوں کی چکاچوند میں بصیرت کی آنکھ مبتلا رہے۔ آپ سمجھتے ہوں گے کہ آپ نے اس پیرایہ میں امام علی کی توصیف فرما کے مسلمانوں پر احسان فرمایا مگر نہ معلوم ازراہ عشق کے چیتوں آپ نے اہل مذہب کے آبگینۂ دل میں ٹھیس لگائی ہے۔ سوتے بچہ کا منہ چوما۔ ماں نوش نہ باپ۔؟ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو شاید اس حاشیہ آرائی کی نوبت نہ آتی۔

باقی آئندہ۔

المحشی ناصح مشفق

مولانا پنچ کی نوٹ بک

مرنے کے بعد بھی نہ گیا ان کا بانکپن
تختے پہ بہر غسل لٹایا اکڑ گئے

دیکھیے آخر وہی ہوا نا۔ ہم کہتے تھے کہ میاں فرعون خاں کی لاش کچھ نہ کچھ رنگ لائے گی۔ رنگ لائی اور چوکھا رنگ لائی۔ جنہوں نے تبرک روانی تھی پہلے تو انھیں کی قبر کھد گئی۔ اب باقی رشتہ داروں میں ہیچ چل رہی ہے "کہاں کا مردہ اور نانا مرکا" گئی ٹ ... شکار تو کا ہے جو چپ چاپ بیٹھے۔ گڑے مردے اکھاڑنے والے چاہتے تھے کہ میاں فرعون صاحب کو تخت شاہی و لوازم شہریاری سمیت بغل میں دبا کے لے بھاگیں مگر مردے نے کہا کہ میری مٹی تو یہیں کی ہے۔ بندہ نے جان ایسے نہیں دی تھی کہ آپ لاش کو تماشا بنائیں اور تخت کو انگلیوں پر نچائیں۔ مسٹر ہوورڈ کارٹر بحیثیت ماہر آثار قدیمہ اس لاوارث کے وارث بنے تھے جنکی منگنی قفل مقبرے میں ڈال لیے تھے۔ سعد زاغلول نے کہا "رہ تو جا کہاں جاتا ہے" کے لیس [illegible] قفل کانٹے اپنے لگا دیے۔ واہ بھئی طوطن خامون کیا دل لگی باز آدمی ہو۔ مصریوں کا صبر بھی خلافت سے خالی نہیں جیتے اسوقت تک دم سادھے بیٹھے رہے جب تک فرعونی صاحب کے آخری جہیز اور عاشقی جوڑے کی فہرست نہ بنی جیسا تمام سامان جادو پونچھ کے لیس ہو گیا تو جھٹ قبضہ کر لیا۔ قبول ہوا نصیبین کے پیس ہوے بچا ہوے آئے آئے لڑنے کی آگے۔ دیکھیے کس زمانہ کے خدا صاحب آگے چل کے کونسی کروٹ لیتے ہیں۔

*

حکومت پنجاب میں گم سواری کا عیب تو پڑا نا ہے مگر اکالی جو اکے شب کو گھوڑے نے ٹھوکر کی ہے وہ بہت گراں گزری ہے یعنی ریاست نابھا کے حاکموں نے نہایت آزادی و فراخ دلی کے ساتھ اکالی سکھوں پر گولی چلادی جو سکھ برطانوی رعایا ہیں پھر بھی حکومت پنجاب بظاہر اس فعل سے ناراض معلوم نہیں ہوتی۔ اس نے صرف اسی قدر ہمدردی کی چال دکھائی ہے کہ لالہ امرناتھ رائے بہادر سپرنٹنڈنٹ کو تحقیق حال کے لیے معین فرمادیا ہے۔ لالہ صاحب کی نسبت سکھوں میں مشہور ہے کہ آپ نے سکھوں کو سزا دینے میں انتہائی سخاوت سے کام لیا ہے۔ لہذا تحقیق و تفتیش کا [illegible] تو ابھی سے کھل گیا۔ کسر جو کچھ رہ گئی ہے وہ اس قدر ہے کہ مجروحین اور جو بچ گئے تو مقتولین کو بھی بعد تکمیل تحقیق کے سزا دی جائے کتنا صبر اور منا چاہیے۔ اتنی سی بات کے لیے کسی اشتیاق و انتظار نہیں ہے۔ اپنے وقت پر معلوم ہو جائیگی رہی بالائی حکومت تو وہ قانوناً محض ریاست کی ضبطی کا حق رکھتی ہے برٹش رعایا کے مارے جانے میں دخل دے اسکی بلا۔ دیسی جیسے تھے ویسے ہی کھسیانے ہو گئے آپ نے کہا تو نہیں تو جا کر ریاست کا بستہ بغل میں دبا کے ابھی سے باہر چلے آئے۔

اخبار تحفۂ ہند بجنور

یہ اخبار ۲۰ سال سے نہایت قومی و ملکی قدر دانی سے خدمات ملکی [illegible]

نمونہ مفت

نیاز مند
منیجر اخبار تحفۂ ہند بجنور



پولیٹکل سرکس اور سدھایا ہوا گدھا

مسٹر مسخر الذی:- کیوں جی! اجازت ہے - لدوں ؟

جان بل:- ہاں پٹھے پر ہاتھ رکھنے دے تو بیٹھو۔ . (توتم)

حکایت

ایک نائی اور ایک فقیر کسی شہر میں مسافر تھے دونوں پر ترس کھا کے بعض کسانوں نے گھر میں ٹھہرنے کی اجازت دی۔ دہی کی ہنڈی دیکھ کر نائی صاحب کے منہ میں پانی بھر آیا چپکے سے اٹھے خوب تن کے کھایا اور جو بچ رہا وہ فقیر صاحب کی داڑھی میں لگا دیا چند برتن اٹھائے اور چلتا دھندا کیا صبح کو میزبان عزیز بیدار ہوا تو دیکھتا کیا ہے کہ ہنڈی خالی ہے اور برتن غائب ہیں۔ فقیر کی داڑھی نے چغلی کھائی بیچارا دھرا گیا اب وہ لاکھ لاکھ قسمیں کھاتا ہے کہ میں نائی سے واقف نہیں مگر داڑھی کی کونچی میں دہی کا چوتا چغلی کھول دیتا ہے۔ تاہم کی پولیس اور حاکم صاحب اس نائی سے بھی زیادہ بیوقوف ہیں یعنی دعوے توجہ کرتے ہیں کہ سکھ ابھی طرح مسلح تھے ہندو ہیں پاس نہیں چھریاں تھیں لاٹھیاں تھیں صفا جنگ لاد کر ان سے صاحب وہ تو گھر چھکے دلنے آئے تھے مگر اپنی فوج اور سپاہیوں میں سے کسی ایک کے ڈیل پر سوئی بھی چبھی ہوئی نہیں دکھاتے۔ اگر مسلح جتھے کی سلحشوری کا ثبوت طلب کیا جائے تو کسی داڑھی میں دہی دکھائی نہ دے گا۔ جنتا اور کچھ نہیں تو ایک آدھ نے ناک کی پھنگی اپنے ہاتھ سے اڑا دی ہوتی برائے شگون ہی سہی مگر ثبوت تو مل جاتا بہادری کی پنشن کا استحقاق تو ہو جاتا جنگ کی شہادت فیرت دوری کے قانون میں سب سے اہم عنصر ہے۔

سکھ آمادہ تھے کہ ایک مرتبہ ذہنی سلامت روی کا عملی ثبوت پھر دکھائیں مگر شکر ہے کہ مہاتما گاندھی مہاراج لاجپت رائے نے روک دیا۔ امید ہے کہ چور یا چوری کے واقعہ کی طرح یہ معاملہ بھی دب جائے گا۔

منشی حسرت صاحب موہانی اور سردار کھڑک سنگھ کی رہائی تو اسمبلی نے بعد رخصت کر دی مگر کسی

ہمدرد نے مولوی ظفر علی خاں کو یاد نہیں فرمایا۔

رپورٹر کے بعض کار پرداز بھی ظریف ہیں چنانچہ نے مزدور الملک یعنی مسٹر ریڑے میکڈانلڈ کی نسبت رپوٹر کا نامہ نگار پائنیر کو اطلاع دیتا ہے کہ مزدور الملک اسکاٹ لینڈ کی جانب تیسرے درجہ کی گاڑی میں بیٹھ کے رخصت فرما ہوئے معلوم ہوتا ہے حضرت کو ابھی اس مہینے کی تنخواہ نہیں ملی ہے۔

کسی جھوٹے سے پوچھا گیا کہ یار تمہیں جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ ہوا۔ کہا اب جو سچ کہتا ہوں تب بھی کوئی اعتبار نہیں کرتا۔ اگر فی الحقیقت یہ کوئی فائدہ کی بات ہے تو سرکاری اعلانات جو کسی واقعہ کی نسبت چٹ پٹ شائع کر دیے جاتے ہیں ان کا نتیجہ صرف اسقدر ہے کہ چند روپیہ چھپائی اور کاغذ میں بیکار صرف ہو جاتے ہیں۔ جلیانوالہ باغ کے واقعہ میں تحقیقات کے بعد ایسے اعلانات کی وقعت ایسی زائل ہوئی کہ کوئی اس پر اعتماد نہیں کرتا۔

ہو رہے کہیں چوری کرتا ہے کہیں تیرا گھر لٹتا ہے

روزنامہ "اکالی" مورخہ ۸ فروری میں ایک خبر شائع ہوئی ہے اگر وہ صحیح ہے تو پشاور کا ڈپٹی کمشنر بھی افلاطون ہے جیتو کے حادثہ کی خبر پشاور میں پہنچی ڈھنڈورا پٹا کہ جلسہ ہوگا ہندو مسلمان سکھ سب سماعت واقعات کے اشتیاق میں ایک جگہ جمع ہونے لگے صاحب بہادر نے پٹھانوں کو خبر دی کہ دوڑو بچا لو سکھوں نے گوردوارے چھینتے چھینتے اب مسجد مہابت خاں پر بھی چوٹ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ پھر کیا تھا مسجد کو دیکھیے پٹھانوں سے بھری ہوئی ہے۔ آخر پوچھا گچھی سے اصل واقعہ کھلا سچ ہے گورے آدمی جھوٹ نہیں بولتے۔

بہار کے متعلق سرکار نظام کا وعدہ آزادی اتنی قوت رکھتا ہے کہ صحیح الخیال ہندو مسلمانوں کو

مختلف نہ ہونے دے گا۔ اگر اب بھی اختلاف کی آگ لگے تو متفقی صاحبان اخبار کی عنایت سمجھنی چاہیے۔

جناب علی الثناب کی تنخواہ میں حکومت انگورہ نے ایک لاکھ پونڈ کی تخفیف کر دی اور اپیل بھی نامنظور کر دی کہا جاتا ہے کہ دیگر ممالک اسلامیہ کو مصارف خلافت کی کفالت کرنی چاہیے۔ بات معقول ہے ہم ہندوستانی خلافت کمیٹیوں کو بھی اس اعانت کی جانب متوجہ کرتے ہیں۔

لاکھ رونے دھونے لپیورٹنے تشریف گھلانے کی نوبت آئے مگر ہمارے چرچل صاحب نے مایوسی کا سبق نہیں پڑھا ہے چنانچہ آپ ویسٹ منسٹر ایبے کی جانب سے بطور آزاد امیدوار کے انتخاب کی چڑیا زمین میں اپنی ذات کو پھنسانے والے گیا مستعد ہیں آپ کی حمایت پر ہمہ تن آمادہ ہیں۔

پیرس کی جانب مخلصت فزائی سے قبل ہی ہونے حضرت شاہ کمبلاں کی نسبت پیشین گوئی کر دی تھی کہ کمبلا ہی کا خاتمہ ہونے والا ہے آخر رفتہ رفتہ آثار ظاہر ہونے لگے۔ ایران میں سردار سپاہ مرزا رضا خاں کا طوطی بول رہا ہے یہ حضرت اگرچہ ایران کے صدر اعظم ہیں مگر روسی نمک خون میں شریک ہے۔ روسیوں کو اب تو ہر ایک بادشاہ کے نام سے نفرت ہے۔ علماء ایران شیعی مذہب کی بنا پر یہاں بادشاہ اور حقوق بادشاہی کا وجود ہی نہیں۔ الغرض جمہوریت کا ڈنکا بج رہا ہے۔

سیدے لڑکوں سے بھی رکھتی ہو کیا باتی

کیا بری خو ہے تمہاری بھی اجی بی ستی

بحوالہ اخبار عام مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۲۴ء معلوم ہوا ہے کہ اردو رسالہ "یادِ وطن" مصنفہ مسٹر سید حسین سابق مدیر "اندیپنڈنٹ" قابل ضبطی قرار دیا گیا ہے۔ ہم نے جہاں تک غور کیا اس حکم میں نری حماقت کا

حماقت نظر آئی۔ آج تک کوئی مضمون اس کا ثانی جریدہ مخالف قانون درج نہیں ہوا۔ اسکے مضامین عموماً ناشائستہ استعمال اور جوش سے خالی ہوتے ہیں۔ مطالب سلجھے ہوئے ہوتے ہیں قومی منافرت کا شائبہ بالکل نہیں ہے پھر بھی حکومت ہول دل کے مرض میں مبتلا ہے۔

بھارت نام سے ایک جدید روزنامہ شائع ہوا ہے اسکا مستقر الراس ابھی لاہور ہے چند نمبر اسکے ہم نے دیکھے ابھی تک سیح جوئی و بیچارگی کے سوا ہم نے اسمیں کوئی عیب نہیں پایا جن لوگوں کو توتو میں میں پسند ہے انکے علاوہ باقی ماندہ اشخاص سے ہم اس روزنامہ کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔

ہمارے شہر میں بھی ایک جدید روزنامہ کا وجود باغنیمت ہے یعنی "حقیقت" پہلے ہفتہ وار تھا اب روزانہ ہے۔ اور بہرحال غریب ہے۔

جنتریوں کی بھرمار

مثل مشہور ہے "مری بچھیا بامھن کے نام" جنتری شائع کرنے والوں نے جب دیکھا کہ سال کے دو مہینے ختم ہو چکے ہیں اور اسٹاک میں کافی تعداد تقویم پارینہ ہونے پر مستعد ہے تو مالکان جرائد یاد آئے اور دھڑا دھڑ جنتریاں روانہ کرنی شروع کر دیں۔

(۱) کلنڈر عبدالکریم اینڈ کمپنی مدراس مالک کارخانہ کریم بیڑی۔

(۲) کانوری جنتری ڈاکٹر ایس کے برمن کلکتہ۔

(۳) کلنڈر ماربل اینڈ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۳ ۸۹ رنگون ملک برہما۔

(۵) و (۶) و (۷) وغیرہ یاد نہیں آتے ان سب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

مسٹر ہمورزن کا تعارف

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظرافت کا مزاج بہت سنجیدہ ہے وہ کسی سے مزاح الوسنیں گوارا نہیں کرتے چہ جائیکہ مسخراپن۔ لیکن یہ کلیہ آسانی [illegible]

اور منہ کو دیکھتے ہی ہنسی آتی ہے۔ میاں گرگٹ صاحب جب لیموں کے آفتاب کا منہ چڑھاتے اور پھر آواز بلند سریلا نغمہ الاپتے ہیں تو دیکھنے والا ہنسی کے لوٹ جاتا ہے۔ چمپانزی چال کے وقت دم ہلاتی دوڑتی ہے اور بے اختیار بی گبن کا تاج یاد آجاتا ہے علی ہذا القیاس ہمارے ایک گریجوایٹ دوست جب صاحبیت کے شوق میں باوجود تیرگوں ہونے کے انگریزی سوٹ زیب تن فرماتے ہیں تو بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔ بس یہی جی چاہتا ہے کہ انکو کسی سرکس میں بیچ ڈالو۔ بسا اوقات شکاریوں کے حملہ سے بال بال بچے ورنہ وہ جنگلی بندر سمجھ کے فیر کر دیتے۔ کئی مرتبہ دوستوں کو مناظرہ کرنا پڑا حریف کہتے تھے کہ یہ افریقہ کا کوئی عجیب مخلوق بن مانس ہے ولایت والوں نے کپڑے پہنا کے چھوڑ دیا ہوا تو جانوروں کو مہذب انسان بنانے میں ملکہ خاص رکھتے ہیں۔ احباب کہتے تھے کہ ہوش کی دوا کرو یہ ڈپٹی کلکٹر ہیں فطرت نے ان کے ساتھ دل لگی کی ہے۔ پھر فطرت پر کسی کا اختیار نہیں۔ صاحب جی (تیج حاجی لقلق علیہ) کے ہم وطن ہیں۔ باوجود تو مسٹر تیج سے پوچھیے ہی نما انسان ان سے زیادہ قیافہ شناس روئے زمین پر موجود نہیں۔ بہرحال اینجناب کے آنکھوں میں اپنے دوست کی ہر ترخ کچھ ایسی کھپ گئی ہے کہ شعر کہتے وقت شاعرانہ معشوق کو بھول گیا اور ساری غزل انھیں کی شان میں نظم کر دی۔ اگرچہ ہمارے دوست نے داد باطل جہاد کی صورت میں عنایت کی یعنی ڈنڈا لے کے باس تن کی گندی فرمائی۔ آپ بھی میٹھے لکھنا خدا کے لیے ڈنڈوں سے داد نہ دیجیے گا ؎

بیٹھے ہیں ہمورزن ...... مسرور تر ہو کر
ستائے گی زمیں کیسے جاناں فتنہ گر ہو کر

ل اس غزل کو بسکون زاء معجمہ پڑھیے ورنہ غلط ہو جائے گا ہم کو [illegible] ۱۲

رقیب رو سیہ نے کی اگر کچھ رخنہ اندازی
شب وصلت چلا دو تھا زور پروز بر ہو کر
ہمیں کیا ہم تو بس ہر حال میں رنگے ماروی
چلیں جب لپس لانہ میں چلیں بیداد گر ہو کر
بلائیں جان تھی زلف پر بشاکی طرف سے
سنڈا سر بگیا باہر سے یہ قصہ مختصر ہو کر
بڑی مشکل سے کوچے میں ادھر جانا پایا تھا
مگر قسمت میں چکر تھا جو نکلے چشم تر ہو کر
یہ سوچا تھا کہ کر آسوٹ سے آجائیگا گر میں بھی
جو تھا بید دل خیدہ گی کی ڈھیلی کمر ہو کر
یہ ظاہر تھا لپیٹنے ہمورزن سے راہ میں ڈٹے
مگر ہم جھیڑاں سے کہ رہے تھے باخبر ہو کر
کبھی احباب کے ہمراہ رہے یا ضمیمہ وقت
غزل تغزل کہہ لیتے ہیں ہم بھی نیم خر ہو کر

راقم
مشش الہ آباد

تصحیح

اودھ پنچ نمبر ۸ مورخہ ۱۵ فروری سنہ ۲۳ء میں مشاعرہ مجلس لیجسلیٹو اسمبلی کے بعض شعر غلط ہو گئے ہیں۔ پنڈت موتی لال نہرو جی کے مکالمہ کا دوسرا شعر یوں پڑھیے "میں کیا دیکھتا ہوں یہ کیا ہو گیا" اتو چھٹا شعر یوں پڑھیے "سمجھ لیجئے گا کہ کیا کھانسنے رجب" الکر۔ آخری شعر میں چکر مشدد نہیں ہے یہ چکر بسکون کاف ہے پنڈتوں کی اصطلاح ہے۔ فقط۔

ہمارے شہر کے دو دلچسپ فرد گزشتہ ہفتہ میں کم ہو گئے جن کا بدل ایک زمانہ دراز تک شہر کو ملنے کی امید نہیں۔

(۱) سید محمد صاحب شکیل ایک ظریف الطبع شاعر اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر تھے فالج کے عارضہ سے جنت سدھارے آپ ایک خوش مذاق شخص تھے۔

(۲) مولوی عبدالرحیم صاحب حکیم شعر میں تو ظرافت نہ تھی مگر آپ خود مجسم ظرافت تھے جس محفل میں جاتے وہ خود بخود زعفران زار ہو جاتی۔ مسنوی العہد صوری ظرافت کی یہ بھی ناقابل تلافی ہے۔

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ نمانت کی اور راگ بجا اعتراض پر کی قابلیت اڈیٹر کی معتمد اور سے انھیں کافی واقفیت ہو گئی انکی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں جو رہتے ہیں ان کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ طالب معنت کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور ہر مضمون بھی اسکے مذاق کے موافق ملجائیں تو دام وصول۔ ورنہ پنچ بھی ہزار نعمت کمائی ما بہ خیر شما بہ سلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے اے حضرت منی آرڈر بھیجیے کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار ورود مولانا پنچ کی زحمت سے بچیں اور دو آنہ کی جگہ چار آنہ بھی صرف نہو۔

(۳) بعض قدردان دفتر سے ختم مدت خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچے اس بیچ میں بھیجے ہیں نا قدر ہو گئے سب کٹھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ انکی تعمیل ارشاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں ہو ورنہ

(۴) جو پرچے ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف ۲ ہفتہ کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں ہفتہ اور نام کی صراحت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجے اور پرچہ منگا لیجیے

(۵) اگر یہ پرچہ (پنچ) ملک کے لیے آپ کی رائے میں مفید ہے تو خود خریدار ہو جانے سے پورا حق قدردانی ادا نہیں ہوتا بلکہ اپنے احباب میں اسکی اشاعت کی امکانی کوشش بھی فرمایئے۔ خیر الناس من ینفع الناس۔

والسلام۔

منیجر

اعلان باحلف

دعا مفید المحبت مع موہنی منتر

ناظرین اگر آپ کسی معشوق کے مبتلا ہوں وہ آپ کو نفرت ہو خواہ زن و مرد ہو یا دوست یا کسی حاکم افسر کو مہربان کرنا چاہتے ہو یا حسب منشاء شادی کرانا چاہتے ہو فوراً اہل اسلام دعائے محبت اور اہل ہنود موہنی منتر منگا کر آزما دیکھیں موہنی منتر سے مطلوب تین یوم میں اور دعائے محبت سے ۱ یوم میں شریک معشوق ہو جاتا ہے دعائے محبت صبح کے وقت صرف ایک مرتبہ پڑھی جاتی ہے جو پانچ منٹ میں ختم ہوتی ہے موہنی منتر تین یوم پڑھا جاتا ہے ہدیہ کچھ نہیں ہے یہ دو سارے صمہ اور غربا سے ۲ علاوہ محصول لیا جاتا ہے۔ اگر آپ اس حلفیہ اعلان پر بھی اعتبار نہ کریں آپ کی قسمت۔ چند کتب زہر عشق کامل عکار ضبانہ دلفریب ۸ مفتاح الجیب ۸ ماہ ۸ گوہر رہ مرلذت النساء با تصویر ۲ ملنے کا پتہ

بہار حسین بکڈپو ڈاکخانہ تمانوتہ ضلع سہارنپور

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کیجائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے پرانے پرچے واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ ۱۹۱۰ء کی چند ہی جلدیں مع ہو سکیں شائقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد ۸ مع محصولڈاک

(۲) جلد ۱۹۱۱ء کے دو نمبر ان نمبروں میں ونشا پردازی کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے شائقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد ۸ علاوہ محصولڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اگر ہماری دوا

چھٹی چلے کے بچوں کو تین چار سعوط پلائی جائے

تو ہم

دعویٰ کرتے ہیں کہ عمر بھر

ان کو

[illegible] نہیں

چیچک [illegible] نکلے گی

یہ کوئی مضر چیز نہیں ہے۔ خواہ مخواہ ٹیکا لگانے اور آبلہ و بخار کی زحمت سے قطعی نجات۔ ایک بچہ کے استعمال کے قابل دوا کی قیمت ۸ علاوہ محصولڈاک

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نرخنامہ اشتہارات اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

متذکرہ بالا نرخنامہ رعایتی ہے اب کوئی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔ روپیہ ضرور بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں۔

اتفاقی اشتہارات کے لیے ۴ فی سطر بحساب نصف کالم کے معمولی اشتہار کے لیے ۸ روپیہ فی اشاعت

منیجر

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

حلوائے مغز گنجشک

مجرب ومقوی ... بدن اور دماغ ... اعصاب کو طاقت پہنچانے میں بے نظیر ... عظیم پیدا کرتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جس کی تعریف ... ایک جلیل القدر طبیب ... نظم کیا گیا ہے اگر ... دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ہے ... سرعت ورقت ... کو دور کرتی ہے
قیمت فی بکس ... خوراک ...

مارالحم عنبری و تشنہ خاص الخاص

یہ ... تیار کیا گیا ہے وہ خاص ... جس کی سارے ہندوستان میں شہرت ہے پہلے صرف راجگان و والیان ملک کے لئے تیار ہوتا تھا۔ اب دواخانہ نے خاص ... عام و خاص کو بھی نفع پہنچے ... مقوی اعضاء رئیسہ ... کمزوری کو دور کرنے والا ... قوت بخشنے والا ہے قوت مردمی ... رقت و سرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے ... بیح ... کے خریدار کو ... مفت

طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی دوسرے غلط افعال کی وجہ سے رگیں خراب ہو گئی ہوں انکے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے ... پانی ... امید کر ... اور ... طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے ... شنیدنی ہے

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت ... پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے جس کا نظیر ملنا مشکل ہے قوت مردمی کے اضافہ کرنے میں بے نظیر ہے خون کو بڑھاتی ہے ... اصلی میں ہیجان پیدا کرتی ہے ... کی کثرت کو دور کرتی ہے ... امیدوں کی امید کو بر لاتی ہے ... جوانوں کی طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے آج تک سیکڑوں ... اور ... اصلاح ... ہو چکے ہیں۔ اگر باقاعدہ طریقہ ... استعمال کی جائے تو قوت ... بھی خاصی افزونی ہو۔ قیمت فی بکس ۴۰ خوراک مع محصول ڈاک ...

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

بحوالہ ... اخبار کا ضرور حوالہ دیجیے — منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ — فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

معارف النغمات

یعنی
وہ بے نظیر کتاب جس نے ... گردنگ دی
اور
ایک گراموفون کی طرح ... کے محفوظ رکھے
بلکہ
گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے
ایک
مشہور و معروف کتاب ہے
اس کے
حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا
حصہ دوم
زیر طبع ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے
... فن ... علم سینہ

کو
علم سفینہ بنایا ہے
یعنے

... ساتذہ فن کی گائکی ... کو ... کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ... اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں ... اگر آپ ... سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ... کتاب میں لکھ دیے گئے ... ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ ... کے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ ... مصنف نے ... روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم کی ضخامت ... ہو گی ... اور قیمت ... خریداران ... روپیہ ... حصہ اول کی قیمت فی جلد ... محصول ڈاک ... بہر حال ذمہ خریدار ...

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مطبوعہ ... پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ سے چھپکر باہتمام محمد ممتاز حسین ... شائع ہوا